

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 30 اگست 2008ء بمطابق 27 شعبان 1429ھ بروز ہفتہ بوقت سہ پہر پانچ بج کر تیس منٹ  
 پریزیدنٹ جناب اسپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
 جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
 تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يُرْذُوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝  
 بَلِ اللّٰهُ مَوْلَاكُمْ ج وَهُوَ خَيْرُ النَّصِيرِينَ ۝ سَنَلْقَىٰ فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ  
 بِمَا أُشْرَكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطٰنًا ج وَمَا لَهُمُ النَّارُط وَبِئْسَ  
 مَثْوٰى الظّٰلِمِينَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمِ ط

﴿ پارہ نمبر ۴ سورۃ ال عمران آیت نمبر ۱۲۹ تا ۱۵۱ ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم کافروں کی باتیں مانو گے تو وہ تمہیں تماری ایڑیوں کے بل پلٹا دیں گے،  
 (یعنی تمہیں مرتد بنا دیں گے) پھر تم نامراد ہو جاؤ گے۔ بلکہ اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مددگار  
 ہے۔ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے، اس وجہ سے کہ یہ اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو  
 شریک کرتے ہیں جس کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور ان ظالموں کی بری  
 جگہ ہے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی اس اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کر دیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ  
 نمبر 13 کے تحت حسب ذیل اراکین اسمبلی کو اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:

1- شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

2- میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔

3- جناب جعفر جارج صاحب۔

4- ڈاکٹر فوزیہ نذیر میری صاحبہ۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): جناب ظہور احمد بلیدی وزیر کوٹشل ڈویلمینٹ اتھارٹی نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر حمل کھٹی وزیر ماہی گیری سرکاری کام سے گوادر کے دورے پر گئے ہیں انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟ (رخصتیں منظور ہوں گے)

میر محمد عاصم کر دگیلو (وزیر خزانہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: جی میر محمد عاصم کر دگیلو (وزیر خزانہ) On point of order

میر محمد عاصم کر دگیلو (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر صاحب! دو تین دن قبل ہمارے چھ میں ایک افسوس ناک واقعہ پیش آیا جس سے آٹھ قیمتی جانیں ضائع ہوئیں میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

میر عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات): جناب! تربت میں ایک شخص الطاف شہید ہوا ہے اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی صادق صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر! میرے حلقے میں پانچ سرکاری ملازمین جن میں ٹی ایم او، کلرک اور دوسرے جن کو اغوا کر کے لے گئے تھے قتل کر دیا گیا ہے ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی احسان شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب! گزارش ہے کیا کارروائی سے پہلے آپ پوائنٹ آف

آرڈر لیں گے یا بعد میں پوائنٹ آف آرڈر ہونگے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ فاتحہ خوانی کے حوالے سے تھا تو وہ اجلاس کے شروع میں ہوتا ہے فاتحہ پڑھوا لیں اس کے بعد کارروائی ہوگی اس کے بعد ہم آپ کے پوائنٹ آف آرڈر لیں گے۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): اچھی بات۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کروائیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: ہماری آج کی اس کارروائی کو دیکھنے کے لئے وفاقی وزیر میر ہمایوں کر د صاحب، اراکین پارلیمنٹ اعجاز حسین جھکرائی صاحب اور یعقوب بزنس صاحب تشریف رکھتے ہیں میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

میر محمد صادق عمرانی صاحب وزیر برائے مواصلات و تعمیرات، اپنی قرارداد کی بابت اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 225 کے تحت تحریک پیش کریں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! میری ایک درخواست ہے کہ جو قرارداد ہم نے قاعدہ نمبر 225 کے تحت پیش کرنی تھی اس کو سو مواریتک مؤخر کریں۔ تاکہ تمام دوست کچھ اور بھی ہیں انہوں نے request کی ہے کہ ہم بھی اس قرارداد کے حق میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی احسان شاہ صاحب! احسان شاہ صاحب کو میں نے فلور دیا ہے بعد میں آپ کو دیتا ہوں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں میں آپ سے اس قرارداد کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں۔ آپ کہتے کیا ہیں؟

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): ہم دوستوں کا بھی متفقہ طور پر یہی فیصلہ ہے کہ اس قرارداد کو آج مؤخر کیا جائے اس کے لئے کوئی اور دن جس میں کہ بہت سارے دوست حصہ لینا چاہیں لے سکیں ہم رضامند ہیں۔

جناب اسپیکر: ok چونکہ mover نے خود درخواست کی ہے اور تمام اراکین بھی کچھ اس قرارداد میں حصہ

لینا چاہتے ہیں لہذا یہ قرارداد یکم ستمبر کے لئے منوخر کی جاتی ہے۔ جی منسٹر پی اینڈ ڈی! مولانا عبد الواسع (سینیئر وزیر): پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دے دیا ہے میں اس پر حیران ہوں کہ ہمارے دوستوں کو اتنی خوشحالی کس بات کی ہے اور انہوں نے جو قرارداد واپس کی ہے اس کے کیا عوامل اور کیا اسباب ہیں اور کن وجوہات کی بنیاد پر یہ قرارداد واپس کر رہے ہیں کورم بھی پورا ہے اور اس قرارداد کو تمام اراکین اسمبلی نے دستخط کئے ہیں اور پھر دوسرے دستخط بھی آپ نے ہم سے لے لئے ہیں۔ کورم بھی پورا ہے اور تمام سیاسی جماعتیں بھی موجود ہیں۔

جناب اسپیکر: میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ میری وضاحت سنیں؟

مولانا عبد الواسع (سینیئر وزیر): آپ سے میں وضاحت نہیں چاہتا ہوں۔ ان اراکین سے وضاحت چاہتا ہوں جو آج پیش نہیں کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: رولنگ میں نے دی ہے مولانا صاحب! میں آپ کو وضاحت بتاؤں گا۔

مولانا عبد الواسع (سینیئر وزیر): پھر اسپیکر صاحب! آپ بتائیں؟

جناب اسپیکر: چونکہ یہ قرارداد صادق صاحب کی تھی احسان شاہ صاحب اور کچھ دوستوں کی یہ بات تھی کہ وہ سب اس میں شامل ہوں وہ اس کو بہتر انداز میں پیش کریں اس لئے ہم نے اس کو پرسوں کے لئے منوخر کیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی شاہ صاحب! On point of order.

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): شکریہ جناب اسپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر اظہار خیال کا موقع دیا جناب اسپیکر! میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہوں گا کہ 26 اگست کو نواب محمد اکبر خان بگٹی کی دوسری برسی کے موقع پر میرے حلقے میں پیش آیا جس طرح بلوچستان کے باقی علاقوں میں مظاہرے ہو رہے تھے جلسے ہو رہے تھے ریلیاں ہو رہی تھیں ظاہر ہے تربت اور کچھ کے علاقے میں بھی وہ تقریبات منعقد ہوئیں لیکن جناب والا! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہوں گا کہ وہاں پر جس طرح پرامن طور پر یہ احتجاج یا مظاہرہ ہو رہا تھا وہاں پر ایف سی کی مداخلت کی وجہ سے یہ انہوں نے پرتشدد انداز اختیار کیا اور گوکہ یہاں کی صوبائی حکومت کی ہدایت کے باوجود مقامی انتظامیہ کو جو

دی گئی تھی پولیس کو اور انتظامیہ ڈی سی او کو جو ہدایت دی گئی تھی کہ وہاں پر جو پرامن احتجاج ہے اس کو ہونے دیا جائے اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالی جائے لیکن جناب! ایف سی کے لوگ وہاں پر پہنچ گئے اور انہوں نے جس انداز سے اس کو روکنا چاہا تصادم ہوا اور نہتے لوگوں پر جس طرح سے گولی چلائی جس میں ایک آدمی الطاف شہید ہو گیا اور پانچ دوسرے افراد زخمی ہو گئے جناب والا! اب ان میں سے دو serious ہیں جن کو علاج کی غرض سے کراچی لے جایا گیا۔ تو جناب والا! میں اس اسمبلی کے فلور پر پر زور احتجاج کرتا ہوں کہ ایف سی کی اس طرح بے لگام کاروائیاں مستقبل میں ہمارے لئے نہ صرف مشکلات پیدا کریں گی بلکہ کل اس صوبے کے لئے بھی جناب والا! حالات مزید خراب ہوتے جائیں گے جناب والا! اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ عبدالرحمن ملک صاحب مشیر داخلہ تشریف لائے تھے ان سے ہماری بات ہوئی تو انہوں نے اس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے لہذا اس میں میں اتنا اضافہ چاہوں گا کہ اس تحقیقات کی روشنی میں جو حقائق سامنے آئیں ان حقائق کو صوبائی حکومت کے سامنے اس اسمبلی کے سامنے صوبائی کابینہ کے سامنے پیش کیا جائے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ایک کمیٹی ہو اور کمیٹی کی رپورٹ Interior Ministry جائے اور یہ فائلوں کی زینت ہو اور ریکارڈ سے غائب ہو جائے۔ جناب والا! یہ میری گزارش ہے اور دوسری یہ عرض ہے یہاں پر رحمن ملک صاحب آئے ہوئے تھے ان سے میٹنگ کے دوران ان سے یہ بات ہوئی تھی کہ بارڈروں میں جو آمدورفت ہے اس کو ذرا بہتر بنایا جائے اس کو سسٹم کے تحت لایا جائے ہم نے جناب! اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ ہم نے یہ تجویز دی کہ ایران کے ساتھ جو ہمارا agreement ہے بارڈر سے ساٹھ کلومیٹر اس کو سو کلومیٹر کیا جائے موجودہ نظام جو راہداری کا ہے اس کو بہتر بنایا جائے بہر حال وہاں پر بڑی باتیں ہوں گی کہ وہاں ایران کے تعاون سے کارڈ سسٹم لگایا جائے گا اس پر تو جناب والا! بہت ٹائم لگے گا اس میں شاید دو تین سال لگ جائیں لیکن اس وقت حالت یہ ہے کہ اس وقت مندرجہ بارڈر پر ایف سی والے کسی راہداری کو نہیں مان رہے۔ وہاں جو ہمارے اپنے عزیز واقارب جو ایران میں رہتے ہیں وہ آنا چاہتے ہیں وہاں جانا چاہتے ہیں وہ تمام چیزیں جناب! انہوں نے بارڈر پر روک دی ہیں تو جناب! میری آپ کے توسط سے گزارش ہوگی جب تک وہ نیا نظام نہیں آتا پرانے نظام کو اسی طرح سے چلنے دیا جائے جس انداز

سے وہ چل رہا تھا اور آج جناب والا! وہاں پر احتجاج ہو رہا ہے منداور تمپ سے ڈی سی او آفس لوگ آئے ہوئے ہیں یہ میں سی ایم صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ مرکزی حکومت سے اس مسئلے کو اٹھائیں۔  
 رحمن ملک صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اقدام اٹھائیں کہ جب تک نیا نظام نہیں آتا اس وقت تک پرانے نظام کو چلنے دیا جائے۔ جناب والا! گوکہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں لیکن میری آپ سے درخواست ہوگی کہ میرے اس پوائنٹ آف آرڈر کو تحریک التواء سمجھا جائے اور اس کو تحریک التواء کے طور پر لیا جائے۔ شکر یہ!

### رولنگ

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی اس کو تحریک التواء میں convert کریں اور اس کو تحریک التواء کا نمبر دیں۔  
 سردار اسلم بزنس صاحب، سردار صاحب آپ تشریف رکھیں پہلے میں سردار اسلم صاحب کو سنوں۔  
 سردار محمد اسلم بزنس (وزیر آبپاشی و برقیات): بھائی آپ پہلے بولیں۔ بولیں۔  
 جناب اسپیکر: سردار صاحب منسٹر لیبر!

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): شکر یہ سردار اسلم بزنس صاحب!  
نواب محمد اسلم رئیسانی (قائد ایوان): سردار محمد سرور صاحب۔ سردار آف موسیٰ خیل۔  
 جناب اسپیکر: جی اب آپ سردار ہو گئے چیف آف ساروان نے آپ کو سرداری کا خطاب دے دیا۔  
مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر! ہم سب کو معلوم ہے اور آپ کو سب سے زیادہ معلوم ہے کہ اس قوم پر آٹھ سال حکمرانی کرنے والا عوام کی ناپسندیدہ شخصیت جنرل ریٹائرڈ پرویز مشرف صاحب اس ملک سے رخصت ہو چکے ہیں دیکھیں دنیا سے کب رخصت ہوں گے۔  
 جناب اسپیکر: دنیا سے نہیں۔ انہوں نے استعفیٰ دیا ہے۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): میں نے یہ نہیں کہا کہ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں ملک سے رخصت ہوئے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: جی جعفر خان پوائنٹ آف آرڈر۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب! میں بول رہا ہوں میری تقریر کے دوران ان کو کیسے پوائنٹ آف آرڈر دے سکتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! مولانا صاحب کو کیوں مشرف صاحب سے اتنی نفرت ہونے لگی ہے۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کل تو سب سے زیادہ محبت ان لوگوں کو تھی آج کیوں یہ اتنی زیادہ نفرت والے ہو گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ سرور صاحب بتائیں گے اس کا جواب دیں گے۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر! معزز رکن غلط فہمی میں ہیں محبت حکمرانوں سے ہمیشہ ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کا ہر روڈ پر ٹھیکہ ہوتا ہے ہماری کوئی محبت کسی حکمران سے نہیں ہے۔ جن کے مفادات ہوتے ہیں وہ حکمرانوں سے محبت کرتے ہیں اور یہی ان کی مجبوری ہوتی ہے ہماری کوئی مجبوری نہیں ہے۔ ہمارے اندر کوئی محبت ہے تو اس ملک کے غریب عوام سے رہی ہے۔ جناب اسپیکر! پیسوں سے بھی وہی محبت کرتے ہیں جو صبح ناشتے میں ایک سیب کھاتے ہیں ہمیں کوئی پیسوں سے محبت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی سرور صاحب! آپ اپنی تقریر کریں؟

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): شکریہ جناب اسپیکر! کہ آپ نے موقع دیا جناب میں عرض کر رہا تھا کہ وہ پاکستانی عوام کی جان چھوڑ کر رخصت ہو چکے ہیں اور ظاہر ہے جب نشست خالی ہوتی ہے خدا نخواستہ جب آپ کی نشست خالی ہوگئی ہم اس پر بھی الیکشن کروائیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ آجائیں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب! صدر کی سیٹ خالی ہوگئی ہے اس کے الیکشن ہو رہے ہیں اور باقاعدہ قانون کے مطابق شیڈول کا اعلان ہو گیا اس وقت میدان میں بہت سارے امیدوار ہیں لیکن اس میں جو نامور امیدوار ہیں وہ پیپلز پارٹی کے جناب آصف زرداری صاحب ہیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! معزز ممبر کا استحقاق ہے کہ اسے خاموشی سے سنا جائے۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): سردار لوگ ہمیں کب سنتے ہیں جناب اسپیکر!

شیڈول کا اعلان ہوا ہے اور چھ ستمبر کو اس ملک میں نئے صدر کا الیکشن ہوگا اور چونکہ اس کے لئے انتخابی کالج اور ادارے ہیں قومی اسمبلی، سینٹ اور چاروں صوبوں کی اسمبلیاں ہیں اور اس کے لئے سب سے اہم اسمبلی جہاں دوسرے معاملات میں غیر اہم ہوتی ہے وہاں صدارتی الیکشن کے لئے سب سے اہم اسمبلی، جس کی خوش قسمتی سے آپ اسپیکر ہیں اس میں جناب والا! اس کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ صادق عمرانی ہمیں اس لئے پیارا ہیں کہ وہ ورکرہ کر یہاں تک پہنچے ہیں محنت سے بنا ہے کوئی نوابزادہ، خانزادہ، شہزادہ نہیں ہیں غریب آدمی ہیں اس لئے یہ جب بھی بات کرتے ہیں ہم اس کی بات مانتے ہیں۔

جناب اسپیکر: دیکھئے سرور صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر آپ specific آئیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟  
مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): میں ایک غریب کی تعریف کر رہا ہوں یہ اگر جرم ہے تو میں نہیں کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ specific آئیں پلیز۔ گیلریز میں بیٹھے ہوئے مہمان پلیز یہ اسمبلی کے خلاف ہے آپ اس طرح نہ کریں آپ اسمبلی کا احترام کریں۔ پلیز۔

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسٹرنل ریلیشنز اینڈ ٹیکسیشن): پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی رستم صاحب!

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسٹرنل ریلیشنز اینڈ ٹیکسیشن): میں جناب سرور صاحب کو ایک چیز بتا دوں اگر کوئی نوابزادہ ہے، اگر کوئی سردارزادہ ہے یا کوئی میرزادہ ہے تو وہ اُس کو اللہ کی طرف سے ہے ان کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ تنقید نہیں کریں تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر: سرور صاحب! پلیز آپ to the point رہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ پلیز۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر صاحب! میں صرف ان کو جگانے کی کوشش کرتا ہوں یہ سوراہے ہوتے ہیں۔ تاکہ اسمبلی بیدار رہے اور ہر کوئی سنے کہ مطلب کوئی بات ہو رہی ہے۔ باقی ہمیں ان سے نفرت نہیں ہے سارے ہمارے بڑے ہیں ہمارے سفید ریش ہیں ہمارے بزرگ ہیں ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

میر عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات): جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی منسٹر مائٹز!

میر عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات): یہ ایک معزز ایوان ہے اسمیں ایک serious طریقہ کار ہوتا ہے

اسکا اسی طریقے سے اسے چلایا جائے۔

جناب اسپیکر: سرور صاحب! پلیز اگر آپ کوئی خاص بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں سردار اسلم

کو فلور دیتا ہوں۔ عبدالرحمن صاحب بیٹھیں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): میں اسی طرف آتا ہوں جناب!

جناب اسپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا بیٹھیں۔ سرور صاحب! پلیز۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): میں اصل مسائل کی طرف سنجیدہ آتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ بات کریں کیا کہنا چاہتے ہیں۔ پلیز آپ اس طرح نہیں کریں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): میں سنجیدہ ہو رہا ہوں جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: آپ سنجیدہ بات کریں پلیز۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): میں سنجیدہ ہو رہا ہوں۔ آپ تھوڑی مجھے توجہ دیں

میں سنجیدہ ہو گیا ہوں۔ جناب اسپیکر! تو صادق صاحب ہمارے پاس تشریف لائے وہ ورکر آدمی ہیں ہم

اُن کا احترام کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا جی اس پر sign کرو ایک کاغذ پر sign کروادیا ہم سے۔ ہم

نے کہا قصہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ جی اسمبلی کا اجلاس بلانا ہے اور ایک اہم قرارداد اُس میں پیش

کرنی ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ آپ نے کاغذ پر sign کیئے۔ نہیں نہیں This is

not a point۔ سردار اسلم بزنجو۔ سرور صاحب آپ بیٹھیں پلیز۔ سردار اسلم کو فلور دیا ہے۔

سرور صاحب کا مائیک آف کریں۔ سرور صاحب پلیز۔no۔ سردار اسلم آپ بولیں۔ سردار اسلم کا مائیک

کھولیں۔ جی سردار اسلم!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب اسپیکر! میں شاہ صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے

ہوئے ایف سی کے حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: شفیق صاحب! پلیز آپ بیٹھیں انہیں بات کرنے دیں۔ پلیز۔ controversy مت پیدا کریں ناں۔ جی سردار صاحب! آپ بات کریں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب اسپیکر! میں شاہ صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ دو دن پہلے ہمارے جو وزیر داخلہ رحمن ملک صاحب یہاں تشریف لائے تھے۔ ہماری کابینہ کی کئی میٹنگیں ہوئیں اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ ایف سی کے حوالے سے بہت ساری باتیں ہوئیں۔ تو انہوں نے کہا کہ آج کے بعد ایف سی بلوچستان حکومت کے کنٹرول میں ہوگی۔ اور جہاں بلوچستان کی حکومت ضرورت محسوس کرے گی تو وہاں ایف سی جا کے کارروائی کرے گی بلوچستان حکومت کی اجازت کے بغیر وہ کہیں نہیں جائے گی۔ اور انشاء اللہ آج میں واپس اسلام آباد سے آیا ہوں۔ اس کے بعد آپ لوگوں کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ پرسوں وہ صاحب اسلام آباد کیلئے fly کر گئے۔ تو کل جو واقعہ تربت میں ہوا شاہ صاحب نے وہ آپ کو ساری اسمبلی کو بتایا میرے اپنے گاؤں ضلع خضدار نال میں کل ہی کے دن ایف سی نے پورے گاؤں کو اپنے گھیرے میں لے لیا وہاں ہمارے دکاندار ہیں ہندو ہیں دوسرے لوگ ہیں مسلمان دکاندار ہیں سب کو انہوں نے کہا کہ جی آپ لوگوں نے دکانوں پر جو پارٹیوں کے جھنڈے لگائے ہیں ان کو اتار دیں انہوں نے پورے گاؤں میں harassment پھیلا دی۔

جناب اسپیکر: میں اپنے معزز press کے بھائیوں سے درخواست کروں گا کہ اگر kindly اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں یہ پوری اسمبلی کے، کیمرامین ٹھیک ہے ان کی ایک ہے انہوں نے coverage کرنی ہے۔ please, thank you۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): تو انہوں نے ہمارے پورے گاؤں کو harassment میں مبتلا کر دیا۔ لوگوں کو بلا کے بڑی بداخلاقی سے ان سے پیش آئے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر داخلہ مرکزی حکومت کا وہ آ کے کابینہ کے سامنے یہ فیصلہ کر کے جاتا ہے اس میٹنگ میں آئی جی ایف سی صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے ایم آئی اور آئی ایس آئی کے کمانڈر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ سب کے سامنے

اگر یہ فیصلے ہوتے ہیں اور اُس کے بعد اُس کا reaction وہ فوراً یہ کرتا ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان میں صرف دو قوتیں چل رہی ہیں ایف سی کی اپنی حکومت ہے۔ سارے روڈوں پر اُن کے چین لگے ہوئے ہیں جو بھی شریف لوگ جاتے ہیں وہ اُن کو بے عزت کرتے ہیں۔ اُن کی تلاشیاں لیتے ہیں۔ گاؤں میں جا کے دکانداروں کو harassment کرتے ہیں کہ جی آپ یہ جھنڈے کیوں لگائے ہیں ایف سی کا کام یہ نہیں ہے کہ لوگوں کے جا کے جھنڈے اُتاریں یا لوگوں کو اس طرح بے عزت کریں۔ میں اس ایوان کی جانب سے جناب رحمن ملک صاحب سے وزیر داخلہ ہیں۔ کل وزیر اعظم صاحب یہاں صوبہ بلوچستان میں تشریف لا رہے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ وہ بھی ساتھ آتے تاکہ ہم بات کرتے کہ جی آپ کل تو یہ فیصلہ کر کے گئے اور آج یہ حال ہو گیا اس کے reaction میں یہ کیا۔ تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ تربت کا جو واقعہ وہ انتہائی غلط ہے جو ایک پُر امن جلسے پر انہوں نے فائرنگ کر کے ایک آدمی کو شہید کیا اور کافی لوگوں کو زخمی کیا۔ نال میں یہ قصہ ہے خضدار میں تو دن دھاڑے لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے۔ آج تک کچھ لوگ وہاں سے بالکل غائب ہیں اُن کا کوئی اتا پتا نہیں ہے کہ اُن کو کہاں لے گئے ہیں۔ نہ اُن کو پولیس کے حوالے کیا جاتا ہے نہ اُن کو عدالتوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ ظلم اور بربریت رہی تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ صوبہ کس طرح چلے گا بہت شکر یہ!

Mr. Speaker: Thank you. Law Minister is on a point of order.

محترمہ روبینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): شمینہ رازق ہماری آنر ایبل ممبر ہیں And she is not feeling well. اگر آج resolution pass نہیں ہو رہی ہے تو اُن کو اجازت

دی جائے۔

جناب اسپیکر: ہاں جی۔ She may go. please.

محترمہ روبینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): thank you.

جناب اسپیکر: جی عرفان صاحب!

آغا عرفان کریم (وزیر زکوٰۃ، عسج و اوقاف): آج اس پوائنٹ آرڈر پر آپ کے توسط سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حج پالیسی 2008ء کا اعلان ہو چکا ہے اور اس پالیسی کے تحت اس سال تمام سینٹرز اور

ایم این ایز کو دس دس سیٹیں دی گئی ہیں حاجیوں کے لئے اُن کا ایک کوٹہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور ہمارے چیف منسٹر صاحب اور گورنر صاحب کے لئے اور باقی گورنر صاحبان اور چیف منسٹر صاحبان اُن کے لئے بھی پچاس پچاس افراد کا کوٹہ رکھا گیا ہے۔ ہمارے مذہبی امور کے منسٹر اُن کے لئے پچیس پچیس افراد کا کوٹہ رکھا گیا ہے۔ میں ابھی اسلام آباد گیا تھا تو وہاں پر بھی یہی منسٹری پر سوال اُن سے کیا اور اُن کو لکھ کے بھی میں نے دیا ہے کہ ایم این ایز سینئر گورنر صاحبان اور چیف منسٹر صاحبان ان کے علاوہ ہماری چاروں صوبائی اسمبلیوں کے اراکین اُن کو بھی دس دس افراد کا کوٹہ دیا جائے۔ (ڈیسک بجائے گئے) تو ہمارے فیڈرل منسٹر انہوں نے مجھے صاف انکار کر دیا۔ حالانکہ ایک لاکھ بیس ہزار حاجی حج پر جا رہے ہیں اگر آٹھ ہزار کا کوٹہ یا سات ہزار کا کوٹہ ہمارے ایم پی ایز پاکستان میں ہیں ہر ایک کو اگر دس دس بھی دیئے جائیں تو بھی چھ سات ہزار سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل ہمارے وزیر اعظم صاحب آرہے ہیں آپ kindly ہمارے لئے اس کو آپ ایک شکل دیں جس طرح بھی آپ موزوں سمجھتے ہیں kindly ہمارے لئے تیار کریں تاکہ ہم اس کو کل table کریں۔ اور ہمارے بلوچستان کے ایم پی اے حضرات ہیں۔ ٹھیک ہے اگر وہ پورے پاکستان کو نہیں دیتے ہیں لیکن ہمارے بلوچستان کے خصوصی حالات ہیں۔ یہاں ہر سال حج کے لئے لوگ بھی زیادہ درخواستیں دیتے ہیں اور اُن کے قریب اندازی میں نام بھی نہیں آتے ہیں۔ تو ہمیں یہ دس دس ارکان صوبائی اسمبلی کو کوٹہ دیا جائے تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور اُن کے حلقے کے لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے منسٹر صاحب! آپ چونکہ خود حج کے وزیر ہیں آپ پرائم منسٹر صاحب سے جیسا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ وہ کل آرہے ہیں آپ یہ point take up کرنا۔ آنریبل قائد ایوان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ قائد ایوان صاحب پلیز attentive۔ نواب صاحب پلیز۔ آنریبل منسٹر حج نے ایک بڑا اچھا valid point raised کیا ہے۔ آپ please keep sitting۔ جبکہ پرائم منسٹر صاحب آرہے ہیں۔ It is regarding Haj Quota for the MPA's and Ministers in the Province. kindly آپ اُس سے اس چیز کو take up کریں۔ thank you۔ جی۔ جی۔ زمرک صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ ہم سب یہاں پر بھائی بیٹھے ہوئے ہیں جمہوری سوچ رکھنے والے، نظریات ہمارے مختلف ہو سکتے ہیں لیکن ہم ایک حلقے کے ایک صوبے کے رہنے والے ہیں ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے اور جمہوری عمل اُس کو اپنانا چاہئے جناب اسپیکر صاحب! ہمارا ایک مسئلہ ہے جس کی جانب میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ابھی جو مومن سون کا موسم گزرا تھا تو اسمیں بہت سی بارشیں ہوئیں اور ہمارے باغات اور فصلیں بہت تباہ ہوئیں تو میں چیف منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے جو حلقے ہیں پشتون ایریا میں بہت تباہی ہوئی ہے ان کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ اور جو بھی compensate ہو سکیں اُن کو compensation دیا جائے اور اس حوالے سے ایک اور چیز بھی ہے کہ یہاں پر ہمارے ڈیلے ایکشن ڈیمز کچھ ایسے ہیں جو کہ پانچ پانچ سال سے ابھی تک وہ مکمل نہیں ہوئے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ جتنے بھی زیادہ ڈیم ہیں پہلے تو اُن کو مکمل کیا جائے جو ابھی تک ویسے رہ گئے ہیں۔ اور اگر ہو سکے تو آئندہ بجٹ میں ڈیلے ایکشن ڈیمز ہمارے علاقے کے لئے اُن کی منظوری دی جائے اور اُن کو مکمل کیا جائے۔ اور جناب! ایک اور مسئلہ تھا پہلے بھی ہم نے یہاں اسمبلی میں متعدد بار اس کو اٹھایا ہماری جو ہرنائی دولن مل تھی ابھی تک وہ ویسے پڑی ہے اور ہمارے لوگوں کا اُس پر جھگڑا ہوا تھا اُن پر ایف آئی آر کئی ہوئی ہیں اور ان ایف آئی آر کے متعلق ہم نے سی ایم صاحب سے بھی درخواست کی کہ اُن کو withdraw کیا جائے۔ کیونکہ اُن کے اختیارات آپ کے پاس ہیں۔ اور اُس دولن مل کو چلایا جائے کیونکہ وہ صحیح حالت میں ہے damage نہیں ہوئی ہے اُن کی مشینوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے اُن کو چلایا جائے۔ جس طرح رحمن ملک صاحب آئے تھے میں نے وہاں بھی کہا تو انہوں نے کہا ہم آپ کو انڈسٹریز دیں گے ہم آپ کو فیکٹریز دیں گے۔ میں نے یہی ریکوسٹ اُن سے کی تھی کہ ہمارے پاس جو انڈسٹریز ہیں اُن کو چلایا جائے جو صحیح حالت میں ہیں۔ تو kindly میں اس ایوان کے توسط سے آپ کی توجہ اور سی ایم صاحب کی توجہ اس جانب دلاتا ہوں کہ ہماری دولن مل کو دوبارہ چلایا جائے۔ اور جناب! تیسرا مسئلہ ہرنائی ریلوے ٹریک کا تھا۔ ریلوے سیکشن تھا جو بند پڑا ہوا ہے کیونکہ ہرنائی سبی کے درمیان اُن کا بہت سارا رابطہ ہے تمام سبزیاں وہاں سے جاتی ہیں۔ اُن کا جو روزگار ہے وہ اسی ریلوے

کے ذریعے ہوتا ہے اور وہ بھی بند پڑی ہوئی ہے تو kindly میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اُس کو بھی جتنا جلد ہو سکے چلایا جائے یہ کچھ پوائنٹس تھے جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیے۔

Thank you very much.

جناب اسپیکر: thank you جی حبیب الرحمن محمد حسنی صاحب!

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیر بی۔ واسا): شکر یہ جناب اسپیکر! میرے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔ جیسے کہ آپ کو پتہ ہے کہ پورے ملک میں اس وقت گندم کی کمی ہے مگر تھوڑا ریٹ زیادہ ہے لیکن ہر جگہ دستیاب ہیں۔ ڈسٹرکٹ واشک جو کہ ایک بہت بڑا ڈسٹرکٹ ہے دُور دراز علاقے ہیں گزشتہ دو سال سے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے ایک بوری گندم بھی وہاں نہیں بھیجی ہے۔ پہلے وہاں سے ایرانی گندم آتی تھیں ابھی وہ بھی بند ہو گئی ہے اس لئے لوگ بہت زیادہ پریشانی کا شکار ہیں۔ میری آپ کے توسط سے ان سے درخواست ہے کہ باقی ڈسٹرکٹ پورے بلوچستان میں کوٹھ دیا گیا ہے لیکن واشک ڈسٹرکٹ میں، ناگ ہے، ماشکیل ہے جہاں پر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے گودام موجود ہیں لیکن وہاں پر گندم نہیں ہیں۔ وہاں پر فوراً گندم بھیجی جائیں۔ شکر یہ!

جناب اسپیکر: وزیر خوراک صاحب! آرنیبل ممبر کی اس بات کو نوٹ کر لیں Take up with your department. اور اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ شکر یہ۔ جی اصغر رند صاحب! منسٹر سوشل ویلفیئر۔

میر محمد اصغر رند (وزیر سماجی بہبود): جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ شاہ صاحب نے بتایا وہاں تربت میں ایف سی کے حوالے سے اور سردار اسلم بزنجو صاحب نے فرمایا تو میری request یہ ہے کہ borderly area ہے اور تقریباً تین سو کلومیٹر سے زیادہ ایران کے ساتھ میرے حلقے کا بارڈر لگتا ہے تو اس حوالے سے ایف سی والوں نے پورا ایک مہینے سے بارڈر بند رکھا ہوا ہے۔ تو پہلے وہاں یہ ہوتا تھا کہ وہاں جو جتنے ایرانی بلوچ یا مکران کے ہوتے ہیں اُن کو ایک راہداری گزشتہ ساٹھ سالوں سے لیویز کے حوالے سے اور آج کل پولیس کے حوالے سے ملتی ہے۔ لیکن رحمن ملک کے آنے کے بعد فوراً ایف سی والوں نے وہاں اپنی چیک پوسٹ لگائی ہوئی ہے اور جو بھی بندہ یہاں پولیس والے یا ڈی سی او صاحب

راہداری دیتے ہیں تو ایف سی والے فوراً اُن کو واپس کر دیتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت اور جمہوری حکومت کے خلاف سازش ہے جس طرح شاہ صاحب نے بتایا میں کہتا ہوں کہ ایف سی کے حوالے سے جو لاء اینڈ آرڈر کا وہاں ایک مسئلہ ہے اس کو ایک تحریک التواء کی شکل میں لایا جائے تاکہ سارے دوست اس حوالے سے بات کریں۔ شکر یہ!

جناب اسپیکر: اچھا ایسا کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کی جو تحریک پوائنٹ آف آرڈر تھا (سیکرٹری اسمبلی سے مخاطب ہوتے ہوئے) اُسے آپ نے تحریک التواء میں convert کر دیا نمبر دے دیا؟۔  
تحریک التواء نمبر 1۔

تحریک التواء نمبر 1 جو احسان شاہ صاحب کی طرف سے پیش ہوئی ہے کیا اُسے منظور کیا جائے؟  
(تحریک منظور ہوئی) اُس پر عام بحث پرسوں یکم ستمبر کو ہوگی۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! مجھ کا جو واقعہ ہے؟

جناب اسپیکر: جی وہ پورا آ گیا ناں It is related with the FC affairs تو پرسوں اُس پر دو گھنٹے کی بحث ہوگی سب اُس پر بول سکتے ہیں۔ تو وہ سارے آگئے اُس پر اصغر صاحب کا پوائنٹ تھا۔ ہم نے اُس کو تحریک التواء میں convert کر دیا ہے۔ وہ ایک ہی سارا It is FC related matter. پرسوں یکم تاریخ کو اُس پر عام بحث دو گھنٹے کی ہوگی۔ And in the meantime I will request the Leader of the House. Advisor on آپ کہ پلیز آپ Interior آ کے یقین دہانی کرا گئے تھے IG You take up with that with the FC, so that some one should respond. The Home Minister or the Leader of the Opposition. جو بھی ہے

اُس پر کوئی وہ اُس کا جواب بھی دیں گے پلیز۔ thank you جی منسٹر فوڈ!

حاجی علی مدد جنگ (وزیر خوراک): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ ہمارے معزز رکن نے حبیب الرحمن نے فرمایا کہ واشک میں دو سال سے گورنمنٹ کی طرف سے گندم نہیں بھیجے گئے ہیں سابقہ حکومت سے میرا کوئی تعلق نہیں لیکن اس وقت جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس وقت بھی واشک کے گودام میں

چھ ہزار بوری گندم پڑی ہوئی ہیں کوئی اسے خریدنے کے لئے تیار نہیں جو کہ خراب ہو رہے ہیں واشٹک کا کوٹہ بارہ ہزار بوری گندم ہیں۔ جب بھی میرے بھائی بولیں اس کا کوٹہ بارہ ہزار کا جس میں سے نگران گورنمنٹ نے چھ ہزار بوری گندم بھیجی تھیں جسے کوئی نہیں خریدتا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں ایران سے آٹا آرہا تھا اب جب وہاں سے آٹا آنا بند ہو گیا ہے اس کے باوجود واشٹک کے گودام میں چھ ہزار بوری گندم پڑی ہوئی ہیں اور اب وہ خراب ہو رہی ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ ڈائریکٹر فوڈ کو کہیں کہ Honorable Minister سے مل لیں اگر اس میں کوئی misunderstanding ہے تو وہ دور ہو جائے۔

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیر بی۔ واسا): جناب اسپیکر! واشٹک کے لوگ کل پرسوں سے میرے پاس آرہے ہیں وہاں گودام میں کوئی غلہ نہیں ہے منسٹر صاحب کو شاید ڈائریکٹر فوڈ یا اس کے ڈیپارٹمنٹ نے غلط بتلایا ہوگا میں ایک ذمہ دار شخص ہوں۔

جناب اسپیکر: Director Food will come to your Office وزیر صاحب ان کو

ہدایت کریں گے اور جو بھی پرابلم ہوگا That will be resolved

حاجی علی مددجنگ (وزیر خوراک): میں خود چیک کرواتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Ok Thank you جی جعفر جارج صاحب!

جناب جعفر جارج: السلام علیکم! سب سے پہلے میں اس تمام ایوان کی توجہ اقلیتوں کی جانب مبذول کروانا چاہوں گا کیونکہ میں بحیثیت ایک مسیح نمائندہ ہونے کے ناطے سے اس ایوان میں بیٹھا ہوا ہوں اور پاکستان پیپلز پارٹی سے میرا تعلق ہے جس کا نعرہ ہے روٹی، کپڑا اور مکان، یہاں پر بلوچستان کے اندر کیونکہ حالات مختلف ہیں دوسرے صوبوں کے حوالے سے تو جناب اسپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ کیا اقلیتیں اس صوبے کے باشندے نہیں ہیں؟ میرا سوال چیف آف جھالاوان سے ہے میرا سوال چیف آف ساراوان سے اور میرا سوال اس ایوان سے ہے کہ کیا بات ہے کہ ہمارا ایک مسیح نوجوان ندیم مسیح جس کو فوج نے مارا جس کو شہید کیا اور اس کے لئے جعفر جارج اکیلا تگ و دو کرتا ہے اسی طرح عیسیٰ نگری میں 24 تاریخ کو ایک واقعہ ہوا جس میں آٹھ لوگ برے طریقے سے زخمی ہوئے۔

اتفاق کی بات ہے کہ ان دنوں میں اسلام آباد میں تھا لیکن یہاں پر جو اس حلقے سے جیت کر میرا دوست آیا ہے اس نے بھی کوئی توجہ نہیں دی نہ ہی مینارٹی آفیسرز کے منسٹر اور نہ ہی وزیر داخلہ نے کوئی توجہ دی کہ انکا پرسان حال کیا جائے میری آپ سب سے یہی گزارش ہے کہ اقلیتیں اس صوبے کا حصہ ہیں اس صوبے کی خدمت میں ان کا بھی اتنا ہی خون پسینہ شامل ہے جتنا کہ دوسروں کا میری آپ سب سے گزارش ہے کہ ان کے اوپر بھی توجہ دی جائے جناب قائد ایوان صاحب گورنمنٹ آف پاکستان نے جو notify کیا ہے کہ تمام ایسے واقعات میں زخمی ہونے والے یا expire ہونے والے لوگوں کے لئے compensation دی جائیگی لیکن اتفاق کی بات ہے کہ 24 سے آج 30 اگست ہے ہمارے ان لوگوں کو کوئی compensation نہیں دی گئی لہذا میری آپ لوگوں سے یہ بھی گزارش ہے کہ ان کو compensation دیا جائے جو لوگ اس واقعہ میں زخمی ہوئے ہیں۔ جناب اسپیکر! جس دن میں نے حلف اٹھایا تو میں نے اقلیتوں کی نمائندگی کرنے کی کوشش کی اور جوان کے مسائل ہیں وہ وہی کے وہی میری اس تقریر میں دفن ہو کر رہ گئے چھ یا سات اجلاس ہو چکے ہیں اس پر کوئی عملدرآمد نظر نہیں آیا سب سے پہلے میں نے جو کہا تھا کہ جناب تعلیم کے میدان میں جو کوٹہ مقرر کیا گیا ہے اس کو ٹوٹے کو بڑھایا جائے تاکہ ہماری اقلیتوں کے بچے بھی انجینئرنگ یونیورسٹی، آئی ٹی یونیورسٹی اور میڈیکل کالجز میں وہ بھی اکثریت کے ساتھ اپنے آپ کو آگے پیش کر سکیں اور ہائر ایجوکیشن حاصل کریں لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا دوسری بات جو میں نے کی تھی وہ یہ کہ بولان میڈیکل کمپلیکس محکمہ صحت سے اس کا تعلق ہے۔ جہاں sanitation کے نظام کو ٹھیکے پر دے دیا گیا ہے یا کلاس IV جس میں مالی چوکیدار اور بھی جو پروفیشنرز آتے ہیں لیکن اتفاق کی بات ہے کہ جون کے بجٹ میں اس کو شامل نہیں کیا گیا کہ ہم ان کو permanent job بلوچستان گورنمنٹ کی طرف سے دیں گے میں چمن visit پر گیا ہوا تھا کرپشن کمیونٹی کے وہاں پر جو میونسپل کے ملازمین ہیں ان کی یہ پوزیشن ہے کہ ان کو daily wages پر رکھا ہوا ہے بارہ سو یا پندرہ سو جبکہ گورنمنٹ سے تین ہزار روپے لیتے ہیں لیکن بارہ سو پندرہ سو روپے ان کو بے عزت کیا جاتا ہے ان سے کام کی اجرت جو ہے یہ دی جاتی ہے میری تمام ایوان سے گزارش ہے کہ ان کو permanent employment میں کیا جائے۔

(اس دوران منسٹر ہوم اپنی نشست سے اٹھ کر باہر جانے لگا تو جناب اسپیکر ان سے مخاطب ہو کر فرمایا)

Mr.Speaker:Honorable Minister you have to response

Mr. Jaffar Jarj points to please if you can set in the house

Mr.Jaffar Jarj:Thank you Mr.Speaker!

حاجی علی مددجنگ (وزیر خوراک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ منسٹر ہوم صاحب جیسا کہ معزز رکن نے کہا کہ انکی minority کے لوگ زخمی ہوئے ہیں تو پلیز اس چیز کو دیکھیں۔

میر ظفر اللہ خان زہری (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر! رحمن ملک صاحب آئے تھے تو جناب وزیر اعلیٰ کی request پر instructions دی تھیں حاجی صاحب کو کہ نواب صاحب کو on board رکھیں میری بھی نواب سے یہی request ہے کہ پہلے والے آئی جی وہ تھوڑا سا میرے ساتھ coordinate کرتے تھے ہم لوگ on board رہتے تھے جب سے نئے آئی جی صاحب آئے ہیں میں جواب دینے کے قابل نہیں ہوں وہ میرے ساتھ on board نہیں ان باتوں کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

جناب اسپیکر: but آپ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں Secretary You will ask the Home. سیکرٹری صاحب ان کے جو بھی مسئلے ہیں compensation کے please to redress جی منسٹر فوڈ!

حاجی علی مددجنگ (وزیر خوراک): جناب اسپیکر! جیسا کہ ہمارے ایم پی اے جعفر جارج نے کہا کہ عیسیٰ نگری میرا اپنا حلقہ ہے میں وہاں کا ایم پی اے ہوں جب وہاں بم پھینکا گیا لوگ زخمی ہو گئے تو وہاں کے نمائندہ نے توجہ نہیں دی میں سمجھتا ہوں کہ رات کو میرے خیال میں اپنے ہوش میں نہیں ہوتا ہے میں اس رات اپنے ان زخمی بھائیوں کے ساتھ ہسپتال چلا گیا دوسرے دن بھی ہسپتال ان کی عیادت کے لئے گیا اور انکے گھر گئے ان لوگوں کے والدین یا بھائیوں نے جو کہا وہ میں نے اپنے ساتھ نوٹ کیا ہے وہ ہمارے ووٹرز ہیں بھائی ہیں معذرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ ایک دن کوئٹہ میں ہے 29 دن اسلام آباد

میں۔

جناب اسپیکر: ok ok

حاجی علی مددجنگ (وزیر خوراک): جیسا کہ ہمارے بھائی نے کہا کہ ہمارا نعرہ ہے (پاکستان پیپلز پارٹی) کا روٹی، کپڑا اور مکان اور انہوں نے کہا کہ ہمارے بلوچستان کے حالات مختلف ہیں پیپلز پارٹی سرحد، سندھ، پنجاب، کشمیر اور بلوچستان انکا ایک ہی منشور ہے ایک ہی نعرہ ہے مانگ رہا ہے ہر انسان روٹی، کپڑا اور مکان۔

جناب اسپیکر: میرا صادق عمرانی!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر میری درخواست ہے کہ اس کو تحریک التواء کی صورت میں منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: کیا جی؟

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر! بلوچستان میں سب سے بڑا زرعی علاقہ جعفر آباد، نصیر آباد اور جھل مگسی کا علاقہ ہے وہاں دو نہریں ہیں پٹ فیڈر اور کیر تھر کینال۔

جناب اسپیکر: صادق صاحب! میں آپ کو بتا دوں کہ according to rule اگر ایک تحریک التواء

بحث کے لئے منظور ہوتی ہے تو We can't take an other

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): ٹھیک ہے پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ بولنا چاہوں گا دریائے سندھ میں وافر مقدار میں پانی موجود ہے ہمارے علاقے میں لوگوں کی فصلیں تباہ ہو رہی ہیں پانی پینے کے لئے لوگوں کو میسر نہیں بار بار متعلقہ سیکرٹری کو متعلقہ ذمہ دار افسران کو رجوع کیا گیا کہ بھائی خدارا ہ موقع پر جائیں۔ پچھلے سال سیلاب آیا لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں علاقہ تباہ و برباد ہوا آج لوگوں کو پینے کے لئے علاقے میں پانی نہیں مل رہا ہے محکمہ اریگیشن کے وزیر محترم سردار صاحب سے استدعا ہے کہ اس کا سختی سے نوٹس لیں ہم فون کرتے ہیں XEN علاقے میں نہیں ہوتے AC کوفون کرتے ہیں دس دن سے وہ کہیں اور ہے وہاں پر ایسا عملہ ہو جس سے رجوع کیا جائے تاکہ کم از کم لوگوں کو تباہی سے بچائیں رنج کینال پر کم از کم بیس، تیس ہزار لوگ آباد ہیں پانی پینے کیلئے نہیں اس دور میں جبکہ دریاؤں میں سیلاب

ہیں میں ایک بار پھر انکم request کرتا ہوں کہ اس کا سختی سے نوٹس لیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر ایریگیشن صادق صاحب کے پوائنٹس نوٹ کر لیں۔ جی اسد صاحب! میرا اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): میں ایک اہم مسئلہ پر بولنا چاہتا ہوں بلوچستان میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے زمینداروں کو جو نقصانات ہوئے ہیں ہمارے بلوچستان کے زمیندار اب اس قابل نہیں رہے کہ وہ ایگریکلچر کے لون دے سکیں۔ سننے میں یہ آیا ہے کہ کل وزیر اعظم صاحب آرہے ہیں اسمبلی کے اس فلور سے میں درخواست کرتا ہوں کہ پانچ لاکھ تک کے بنیادی قرضے، جو زرعی قرضے ہیں ان کو معاف کرنے کا اعلان کیا جائے بلوچستان میں زمینداری جو 80 فیصد لوگوں کی ذریعہ معاش ہے اگر اس پر توجہ نہیں دی گئی تو یہاں کے لوگوں کی جو بنیادی مسئلے ہیں جو ذریعہ معاش ہے روزگار کے کوئی دوسرے مواقع نہیں لوگ کافی suffer کریں گے اس کے ساتھ ہی جناب اسپیکر! آج کے اجلاس سے یہ فائدہ اٹھاتے ہوئے جو ایک ڈیو کریٹک گورنمنٹ اس وقت اس ملک میں رول کر رہی ہے فیڈریشن میں رہتے ہوئے بلوچستان ایک اکائی ہے لیکن پی آئی اے میں recently جتنے امیدواروں نے انٹرویوز دیئے تھے foreign services کے لئے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان کے ایک امیدوار کو بھی نہیں لیا گیا۔ سارے پنجاب سے لیکر باہر بھیج دیا یہ بہت بڑی زیادتی ہے اس کے ساتھ ہی جو reconciliation کی بات ہو رہی ہے آج تک عبدالنہی بنگلوی اور واحد قمبر جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سے اور وزیر اعظم آرہے ہیں رحمن ملک سے بھی میں نے بات کی جتنا جلد ہو سکے ان بندوں کی رہائی ہو جو وعدہ کر رہے ہیں TV پر ہم سن رہے ہیں میڈیا پر امید ہے کہ اس پر عملدرآمد

کریں گے۔ Thank you Mr. Speaker۔

جناب اسپیکر: شفیق احمد خان صاحب!

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب والا! کیونکہ اور فورم تو ہمارے پاس ہے نہیں سب سے بہترین فورم تو یہی ہے کہ میں اپنے دل کی بات آپ کے سامنے رکھ سکوں اور تمام ساتھیوں کے سامنے جب سے، چار مہینے ہو گئے ہیں ہمیں منسٹر بنے ہوئے اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اتنا وسیع ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں گیارہ ہزار پرائمری اسکول ہیں اور جن اسکولوں کی میں بات کر رہا ہوں اس میں نہ

ٹاٹ ہیں نہ بلیک بورڈ ہیں نہ سچھے ہیں نہ wash room ہیں کچھ بھی نہیں ہے اسی طریقے سے 860  
 ٹڈل اسکول ہیں اور 670 ہائی اسکول ہیں اور 45 ہزار اسٹوڈنٹس ہیں کالج ان کے لئے میرے پاس  
 صرف 1200 اسٹنٹ پروفیسر اور پروفیسر ہیں میں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو جب اپنی ڈیمانڈ بھیجی  
 انہوں نے کہا کہ on going اسکیموں میں نہ ہم repair کر سکتے ہیں نہ ہم آپ کوئی کچھ چیز بنا کے  
 دے سکتے ہیں نہ کوئی نیا اسکول دے سکتے ہیں نہ ٹڈل کو ہائی کر سکتے ہیں نہ پرائمری کو ٹڈل کر سکتے ہیں میں یہ  
 سمجھتا ہوں کہ اسٹیٹسمنٹ نہیں چاہتی کہ ہمارا جو ایجوکیشن کا نظام ہے وہ بہتر ہو آپ تمام جتنے بھی ساتھی  
 بیٹھے ہیں ان تمام کی ڈیمانڈ یہ ہے کہ ان کے علاقوں میں سکول بنائے جائیں ان کے علاقوں میں کالج  
 بنائے جائیں ان کے علاقوں میں جو برائے نام سکول ہیں ان کو ٹیچر provide کیا جائیں میں یہ سمجھتا  
 ہوں کہ اگر اس چیز پر توجہ نہیں دی گئی میں نے گورنر صاحب سے بھی اس سلسلے میں ملاقات کی میں نے ان  
 کی توجہ بھی اس طرف مبذول کروائی کہ جناب والا اگر یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ صرف پوسٹنگ ٹرانسفر کا نام  
 ہے یہ تو بالکل فضول اور ایجوکیشن میں جو کنسرکشن کا ڈیپارٹمنٹ ہے وہ بھی سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ہے  
 فنانس منسٹر بیٹھے ہیں یہ ایک پیسہ دینے کو تیار نہیں ہے یہ پیسے کہاں لے جا رہے ہیں میں تو ان سے پوچھتا  
 ہوں ان کے سیکرٹری سے پوچھتا ہوں آپ یقین جانیں اس میں کوئی کسی کی ذات پر ایک نہیں لیکن جب  
 6 ارب روپے مرکز نے ہمیں دیے ہیں اس کے باوجود ہمیں آج تک ایک پیسہ بھی نہیں دیا کہ یہ آپ  
 سکول کی ڈویلپمنٹ پر خرچ کریں آپ کوئے شہر میں، میں تمام سکولوں کا visit کیا جس میں تربت، گوادر  
 ،پسنی، ژوب، لورالائی، پشین اور جھل مگسی آپ دیکھیں وہاں کیا حالت ہے تمام جگہوں کا میں نے visit  
 کیا اس میں آپ یقین جانیں کہ سکولوں کی طرف گزشتہ 61 سالوں میں کسی نے توجہ نہیں دی پرائمری  
 یہاں اگرچہ انہوں نے کالج اور یونیورسٹی بنا دی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم بڑے بڑے لوگ ہیں  
 بڑے کو ایفائیڈ لوگ ہیں ہمارے پاس یعنی گیارہ ہزار پرائمری سکولوں کے بعد جب 660 سکولوں میں  
 بچے convert ہو کے جائینگے تو باقی بچوں نے حبیب نالے میں جانا ہیں یا کانسٹی قبرستان کی طرف جانا  
 ہیں یا پہاڑوں پر چڑھنا ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ منسٹر فنانس ہمیں اس بات کی وضاحت کریں کہ جب بجٹ  
 بن رہا تھا اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ %14 آپ کو ایجوکیشن کی ڈویلپمنٹ میں ہم دینگے لیکن ایک پائی

آج تک انہوں نے نہیں دیا ہے اور یہ پتہ نہیں کہ پرانے ٹھیکوں کے پیسے payment کر رہے ہیں کھاتہ کھلا ہوا ہے اس کا مجھے علم نہیں کہ وہ کس طریقے سے۔ اپوزیشن ہے نہیں تو ہم کو خود اپوزیشن بنا پڑے گی میں اپنے وڈیو والوں کیمرے والوں کو خود اپنے سکولوں کے لئے بتا رہا ہوں کہ آؤ بھائی visit کرو دیکھو ہمارے سکولوں کی حالت کیا ہے کل ہمارے خلاف جلوس نکلا شہر میں پچھرز حضرات کا اتنا بڑا جلوس کیوں نکلا وہ اپنے لئے بھی ڈیمانڈ کر رہے تھے اور ہماری بھی برائیاں کر رہے تھے میں یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ میں جب اس مینج پر بیٹھتا تھا میرا یہی رونا ہوتا تھا کہ خدا کے لئے ہمارے سکولوں کے لئے کچھ دے دو آج جب میں اسی چیز کا منسٹر ہوں اور مجھے کچھ ہے نہیں کہ میں ان کی نگہداشت کر سکوں اب عاصم کر دیگلو صاحب یہ بھی مجھ سے کہتے ہیں کہ مجھے دس سکول چاہیے مڈل سکول چاہیے ہائی سکول چاہیے سردار صاحب بھی کہتے ہیں تمام ایم پی ایز منسٹر صاحبان ان کی ڈیمانڈ ہے کہ ان کے علاقوں میں سکول ہو میں کہاں سے لاؤں میں ان کو خالی تسلیاں ابھی تک دے رہا ہوں کہ جی کل ہو جائیگا 20 تاریخ کو ہوگا 30 تاریخ کو ہوگا جھوٹ بول بول کے میں تھک گیا ہوں اب میں مجبور ہو کے آج شکر کیا کہ بھائی یہ فورم آیا نواب صاحب سن رہے ہونگے یہاں بیٹھ کے میری بات کو کہ خدا را اس کی طرف توجہ دیں اگر آپ نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بنانا ہے اگر اس کو آپ نے satisfy کرنا ہے اپنے لوگوں کو آپ نے اپنے بچوں کو تعلیم دینی ہے آپ نے اپنے بچوں کے ہاتھ میں کلاشنکوف نہیں قلم دینا ہے تو کم از کم ہمیں یہ ایجوکیشن دی جائے اور اس کے لئے جو فنڈز ہمارا حق بنتا ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے 14% رکھا ہے پچھلی مرتبہ بھی 14% رکھا تھا اس کا 2% utilize ہو باقی کنسٹرکشن آپ یقین کریں کہ جتنی کنسٹرکشن ہو رہی ہے وہ بالکل دو نمبر کی کنسٹرکشن ہے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ جو کر رہا ہے آپ جا کے چیک کر لیں آپ اوتھل چلے جائیں آپ گوادر چلے جائیں آپ حب چلے جائیں آپ ٹوب چلے جائیں آپ لورالائی چلے جائیں آپ ہرنائی، میں تمام علاقوں میں گیا ہوں میرے ساتھ میرے منسٹر بھی موجود تھے تو ان کا لجز کی حالت کیا ہے گوادر کا کالج اس کی حالت جا کے آپ دیکھیں آپ کو رونا آ جائیگا یہاں آپ سریاب روڈ پر چلے جائیں یعنی ڈیڑھ کلومیٹر ہے آپ کا ایریگیٹیشن ڈیپارٹمنٹ کا سکول وہاں چلے جائیں 9 کلاسز ایسے کیری ڈور پر بیٹھے ہوئے ہیں کوئی اس میں پارٹیشن نہیں ہے اسی طریقے سے آپ کچی بیگ کے سکول کو چلے

جائیں خدا واحد و شاہد ہے آپ کو رونا آئیگا ایک طرف لیٹرینیں بنی ہوئی ہیں اور دوسری طرف بچے کیری ڈور میں بیٹھے ہوئے ہیں میں کوئی غلط بات نہیں کہوں گا صرف آپ کو سٹہ شہر کے سکولوں کے visit کر لیں جان محمد روڈ چوکا بابا سکول آپ چلے جائیں آپ رونا پر آ جائیگے خدا کی قسم آج میں وہاں گیا ہوں visit کر کے آیا ہوں وہاں 900 بچے کھلے میدان میں بیٹھے ہوئے ہیں یعنی 9 کلاسز وہاں چل رہی ہیں اور 18 کلاسز وہاں چل رہی ہیں سر! آپ جا کے دیکھ لیں آپ خود کہیں گے کہ واقعی یہ بری بات ہے تو میں اس ایوان کے توسط سے آپ اس کو قرارداد سمجھیں آپ اس کو اپیل سمجھیں آپ اس کو جو چیز بھی بنائیں اللہ ان کو ہدایت کرے کہ اس طرف توجہ دیں کہ کم از کم ایک چار روپے آپ کو ملے ہیں تو کم از کم ایجوکیشن کو تھوڑا سا کلیئر کر دیں نہیں تو یہ محکمہ مجھ سے لے لیں کسی کو دے دیں کسی کا کام آ جائیگا ہمارے کام کا نہیں ہے میں چاہتا ہوں چونکہ میں ٹاٹ کے سکولوں سے پڑھ کر آیا ہوں مجھے تعلیم کا احساس ہے کہ وہاں کیسے تعلیم ہوتی ہے اس کو اگر آپ نے درست نہیں کیا تو ہمارا معاشرہ کبھی بھی درست نہیں ہوگا میں نے آپ کا وقت لیا۔ بہت مہربانی!

جناب اسپیکر: We all appreciate. یہ آپ کی efforts جو ہے آپ ایجوکیشن کے لئے کر رہے ہیں یقیناً جب آپ اپوزیشن پنچر پر تھے آپ تعلیم کے لئے بڑے فکر مند تھے اللہ نے آپ کو ایجوکیشن کا منسٹر بنایا آج بھی آپ کی جو دردمندانہ اپیل یا جو کچھ کرنا چاہتے ہیں We really appreciate that and a request honorable Finance minister. please آپ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز provide کریں on priority اور maximum اور تمام آئریٹبل ممبر بھی اگر اپنے ایم پی اے فنڈز سے ایجوکیشن میں کچھ پیسے دیں کیونکہ یہی ہمارا مستقبل ہے۔ The house is now adjourned

to meet again on Monday on 1st September at 5 pm

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ یکم ستمبر 2008 شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔  
(اسمبلی کی کارروائی شام چھ بجکر پچیس منٹ پر اختتام پذیر ہوئی)



# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

﴿اجلاس منعقدہ 30 اگست 2008ء بمطابق 27 شعبان 1429ھ بروز ہفتہ﴾

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
1	موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔	2
2	رخصت کی درخواستیں۔	3
2	دعائے مغفرت۔	4

